

کا مرزا کے حق میں رسالہ اشاعتیہ جلد ۱۳ میں شائع کیا تھا۔ اس کو منسوخ کر دیا ہے۔ اس لئے اب اشاعت رسالہ کو موقوف کر دیا ہے۔

یہ خیال بھی مرزا ہی کے بعض چیلوں کا رہا جس کا ماخذ و منشأ اس کے اشتہار ۱۷ دسمبر ۱۸۹۹ء کا یہ فقرہ ہے کہ آپ ہی فتوے طیار کیا۔ اور آپ ہی حکام کے خوف سے منسوخ کر دیا۔

اس خیال والوں نے شاید یہ سمجھ رکھا تھا کہ یہ رسالہ مرزا ہی کے رد میں جاری کیا گیا تھا وہ رد موقوف ہوا۔ تو رسالہ خواہ مخواہ موقوف ہو گیا۔

آئے حضرات ناظرین و شائقین باتگین یہ خیالات و مقالات سراسر باطل و غلط ہیں۔ اور نارہتی اور ہٹ دھرمی اور کسی قدر ناواقفی پر مبنی ہیں۔

نہ تو یہ رسالہ عام ہند شدہ اخباروں کی طرح بند ہوا۔ اور نہ مرزا کی بددعا و کراہت کا اسپر کچھ اثر ہوا۔ اور نہ اس کے مؤلف خاکسار کو مرزا کے عقائد باطلہ و مقالات مخالفہ اسلام سے اتفاق ہوا۔ اور نہ خاکسار نے اس فتوے سے جو مرزا کے حق میں شائع کیا تھا رجوع کیا۔ اور نہ اس کو منسوخ کیا۔ یا کھینکتا تھا۔ اور نہ ہی یہ رسالہ خاکسار کے رد میں جاری کیا گیا تھا۔ اور نہ اس سے مخصوص رہا۔

مرزا تو گل پیدا ہوا۔ اور یہ رسالہ ۱۸۹۸ء سے جاری ہے۔ بلکہ اس غیر معمولی توقف کی وجہ یہ ہوئی کہ خاکسار مؤلف رسالہ ایک اپنے ذاتی کام میں ایسا مصروف رہا کہ اس مصروفیت کے سبب وہ طبع شدہ حصہ رسالہ از ۲ صفحہ لغایت ۳۷ کو بھی جو عرصہ ایک سال سے مطبع میں چھپا ہوا پیرا شائع نہیں کر سکا۔

وہ کام یہ تھا کہ اس وہاب حقیقی اور منعم اصلی نے خاکسار مؤلف رسالہ کو ہماری مہربان گورنمنٹ سے چار مرلے زمین عطا کرائی ہے۔ اس زمین کے انتظام آبادی میں خاکسار مصروف رہا۔ وہ عطا داد زمین اس کے فضل و توفیق سے آباد ہوتی جاتی ہے۔ واصل میں واصل کی کاشت کی برکت

بجائے

سوخا کس متعلق ہوگا اور سوخا کس کی برکات کی تحصیل میں ہو اور چہارم فصل خریف کی کاشت کا اکثر حصہ ہو چکا ہے اس منعم حقیقی ولی النعم سے امید ہے کہ اس فصل خریف کے اختتام پر تمام زمین آباد ہو جائیگی اس کے بعد یہ خاکسار اپنے دستور اور روش نئی سالہ زندگی سابق کے مطابق اشاعت رسالہ و دیگر قومی و اسلامی خدمات درس قرآن و حدیث و تالیف کتب و رسائل دینیہ خصوصاً تفسیر القرآن (جس کا خاکسار دو دفعہ وعدہ دیکھا ہے۔) و شرح مشکوٰۃ المصابیح (جس کو طالب شائق بعض اخوان دین میں) اور جواب عیسیائیوں کی کتاب اجمہات (جس کو خاکسار اپنے ذمہ ایک دین لازم سمجھتا ہے) کے لئے وقت اور استعداد ہے۔ بشرطیکہ قوم اداں قومی کاموں کے لئے اپنی ہمت کو مصروف اور اعانت قدیم کو جاری رکھے۔ زمین ملنے کا مردہ سکر کبھی بچہ خیال نہ کر بیٹھے کہ اب مولف رسالہ کو آمدنی زمین کافی و وانی ہو گئی ہے۔ لہذا اب اشاعت رسالہ یا تفسیر کے لئے اس کو مالی مدد دینے کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ بلکہ بجائے اس خیال فاسد کے بہتین کر لین کہ قومی کام قوم ہی کی مدد سے انجام پذیر ہو سکتے ہیں شخصی یا ذاتی طاقت یا سرمایہ قومی کاموں کے لئے کافی نہیں ہو سکتا۔ اور اگر زمین کی آمدنی خاکسار اور اسکے عیال کے ذاتی مصارف کے لئے کافی ہوئے تو اسی کو وہ حضرات غنیمت کہہ سکتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کا شکر بخالائین کہ خاکسار کے ذاتی مصارف کا بوجھ ان پر یا ان کے رسالہ پر نہ رہا۔ اور اس نعمت و احسان خداوندی کے شکر یہ میں وہ طبع و اشاعت رسالہ و دیگر تصانیف کے لئے بدستور قدیم روپیہ سے کافی مدد دین۔ پھر دیکھیں کس خوبی و خوش ہلوبی سے معمولی رسالہ اور دیگر دینی کاموں کو ترقی ہوتی ہے۔

عظیۃ العتیۃ بوسطہ گورنمنٹ عالیہ مرزا پر بہت شاق و ناگوار گزارا۔ اور اس کے دل کو اس کا صدمہ سخت پہنچا۔ تو اس نے اس عطیۃ کی نسبت اسی ارشاد ہمارے ۱ نومبر ۱۸۹۹ء میں یہ فقرہ لکھا کہ ابوسعد محمد حسین کو سرکار سے زمین ملی بھی وہ دولت ہے جس کی پیشین گوئی میں ایشہ ہمارا ۲۱۔ نومبر ۱۸۹۸ء میں کر چکا ہوں۔ اور بدست آور دو

نقل ایک روایت کے یہ دعویٰ کیا کہ جس گھر میں آلات کاشت کاری ہوں اُس میں
ذلت پہنچتی ہے۔

اس کمیٹہ اور حاسدانہ حملہ مرزا کا میں اس کو کچھ جواب نہیں دیتا۔ اور اُس کو
اپنا مخاطب بنا نا چاہتا ہوں جس کی وجہ مضمون آئینہ مرزا کو ہم نے کیوں چھوڑا "میں بیان
کروں گا۔ یہاں صرف ناواقف مسلمانوں کو جو مرزا کے اس حاسدانہ قول و حملہ یا اُس کی
دست آور روایت سے دھوکہ کھا گئے ہوں آگاہ کرتا ہوں کہ اگر اس روایت کو اُن ہی
مخبر سے جو مرزا سمجھا ہے۔ صحیح تسلیم کر لیا جائے تو بھی یہ خاکسار اس روایت کا مورد و مصداق
نہیں ہے۔ کیونکہ زمینیں وغیرہ آلات کاشت کو خریدانہ بنایا نہ اپنی زمین میں بل چلایا میں
تو صرف زمیندار مالگذار سرکار ہوں۔ کاشتکار تو اور ہی لوگ ہیں جو کاشت کرتے ہیں۔ پھر
میں اس حدیث کا مورد و مصداق کیونکر ہو سکتا ہوں۔

تمام لوگ جنہوں نے مرزا کا یہ کمیٹہ اور حاسدانہ حملہ اشتہار ۱۸۹۹ء میں
پڑھنا سنا سنا سنا ہے اڑا رہے ہیں۔ اور یہ دیکھ رہے ہیں کہ مرزا اپنی زمین چھاپنی زراعت
کی کمائی بطور صدقہ یا ورثہ اُسکو ملی ہوئی ہے۔ فخر کر رہا ہے۔ اور اس زمین کی دست آور
سے ہمدی ہونے کے ساتھ حارث بھی بن بیٹھا ہے۔ وہی زمین اپنی کمائی اور خدا اوسی
سے اوس کے مخالف کو ملی تو وہ ذلت بن گئی۔ سبحانک ہذا جہتان عظیمہ

آس اشتہار کے صفحہ کلان میں جو مرزا نے بیہودہ سرائی اور خاکسار
کی دل آزاری کی ہے اور اپنے حلفی اقرار نامہ کا خلاف کر کے عمد شکنی کی ہے اوس کا
جواب میں اوس کو کچھ نہیں دیتا۔ حکام وقت بمبئی ضلع گورداسپورہ و کشنر لاہور
نوٹس نہ لینگے۔ تو احکم الحاکمین قیامت کے دن اس عمد شکنی کی اُس کو سزا دے گا۔ ہماری

طرف سے اس بدگوئی کے جواب میں یہ بیت بس ہے

بدگفتی و غور سندی خاک اللہ کو گفتی * جواب تلخ سے زبید لعل شکر خارا